

ایک پُر ہیبت سفارت

نمبر 3497

ایک خطبہ

جو جمعرات، 3 فروری 1916 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے ذریعہ

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن میں

خُداوند کے دن کی شام، 26 فروری 1871 کو پیش کیا گیا

پس ہم مسیح کی طرف سے سفیر ہیں، گویا خُدا تمہارے وسیلہ سے منت کرتا ہے: ہم مسیح کی طرف سے التجا کرتے ہیں کہ خُدا "سے میل ملاپ کر لو۔"

کرنٹھیوں 2-20:5

مَدّت سے انسان اور اُس کے خالق کے درمیان جنگ برپا ہے۔

ہمارا نمائندہ، آدم، باغ عدن میں خُدا کے خلاف عِلْم بغاوت بلند کر بیٹھا۔

باغ بہشت کی وادیوں میں نرسنگا گونجا، وہ نرسنگا جو امن کی خاموشی کو چیرتا اور حمد کے نغمہ کو موقوف کرتا ہے۔

اُسی دن سے آج تک، فطرتی طور پر، خُدا اور انسان کے بیچ نہ کوئی صلح رہی، نہ کوئی عہدنامہ۔

انسان خُدا کے ساتھ ضد پر رہا ہے۔ اُس کا دل خُدا سے دُشمنی رکھتا ہے۔

وہ خُدا سے میل نہ رکھنا چاہتا تھا۔

کسی بھی فطری انسان کے دل میں، جب تک کہ فضلِ الہی اُسے نہ چھوئے، صلح کی خواہش پیدا نہ ہوئی، نہ اُس نے اُسے جگہ دی۔

،اگر تم میں سے کوئی اپنے خالق کے ساتھ صلح کا مشتاق ہے

تو یہ اسی لیے ہے کہ اُس کا روح تمہیں صلح کی پیاس دی ہے۔

،اگر تمہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیا جاتا

،تو تم لڑائی سے لڑائی، جھگڑے سے جھگڑا کرتے چلے جاتے

یہاں تک کہ تمہارا انجام ہلاکتِ ابدی پر ہوتا۔

،مگر اگرچہ انسان نہ صلح کی راہ ڈھونڈتا، نہ خُدا کے حضور بخشش کا طالب ہوتا

پھر بھی خُدا ظاہر کرتا ہے کہ وہ انسان کے ساتھ لڑائی کو جاری رکھنا نہیں چاہتا۔

،کہ وہ چاہتا ہے کہ انسان اُس سے میل رکھے

اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ خود پہلا قدم اُٹھاتا ہے۔

وہ خود اپنے سفیروں کو بھیجتا ہے۔

—وہ دوسرے فریق سے سفیر منگوانے کی دعوت نہیں دیتا—اگر دیتا تو یہ بھی فضل ہوتا

،بلکہ وہ اپنے سفیر روانہ کرتا ہے

،اور اُن کو تاکید فرماتا ہے کہ وہ نہایت جوش و جذبہ سے منادی کریں

،لوگوں کی منت کریں، اُن سے التجا کریں

کہ وہ خُدا سے میل ملاپ کر لیں۔

میں اُسے خُدا کے دل میں موجود محبت کی یقینی گواہی مانتا ہوں۔

،کیا ہی تعجب کی بات ہے کہ جب یہ پیغام گناہگار بغاوت کرنے والے کے کانوں میں پڑے

!تو اُس کے دل کے کان کھل جائیں

یہ خبر اُس کو یہ کہنے پر مجبور کر دے

،میں دل لگا کر سنوں گا"

،میں سنوں گا کہ خُداوند خُدا کیا فرماتا ہے

،کیونکہ اگر یہ سچ ہے کہ وہ میری جانب پہلا قدم اُٹھاتا ہے

،اور وہ یہ مہلک جھگڑا ختم کرنا چاہتا ہے

،تو خُدا کرے میں اُسے رد نہ کروں

"بلکہ ابھی اور اسی دم وہ سب کچھ سنوں جو خُدا میری جان سے فرماتا ہے۔

خُدا اِس پیغام کو تمہارے لیے برکت کا وسیلہ بنائے
تاکہ تم ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر اُس سے صلح کر لو۔

:اِسے نہایت سادہ الفاظ میں بیان کرتا ہے (John Bunyan) جان بنیان

،اگر کوئی بادشاہ کسی شہر کا محاصرہ کرے"
اور وہ نرسنگا پھونک کر یہ اعلان کرے
کہ اگر شہر کے لوگ اطاعت نہ کریں
،تو وہ ہر ایک مرد کو پھانسی دے گا
،تو وہ لوگ دیواروں پر آ کر اُسے دشنام دیں گے
،قسم کھائیں گے کہ وہ آخری دم تک لڑیں گے
اور ایسے جابر کے آگے کبھی سر نہ جھکائیں گے۔

مگر اگر وہ بادشاہ سفید جھنڈے کے ساتھ
ایسا پیغام بھیجے
کہ اگر وہ لوگ فقط اطاعت کریں
،اور اپنے جائز بادشاہ کے آگے جھکیں
،تو وہ اُن سب کو، یہاں تک کہ بدترین مجرموں کو بھی معاف کر دے گا
،تو پھر، جان کہتا ہے
کیا وہ تھرتھراتے ہوئے دیواروں سے نیچے نہ آئیں گے؟
"اور اپنے دروازے کھول کر اُس مہربان بادشاہ کو خوش آمدید نہ کہیں گے؟

!کاش آج شب ایسا ہی نتیجہ نکلے
،جب میں اُس رحمت کے شہزادے کے فضل کی بات کرتا ہوں
،جو اب اپنے سفیروں کو بغاوت کرنے والوں کے پاس بھیجتا ہے
:تو کاش کوئی باغی کہے
،تو اب میں اُس سے صلح کر لوں گا"
اب میں انکار نہ کروں گا۔
،ایسی بے نظیر محبت نے میرے دل کو پگھلا دیا ہے
،میرے انتخاب کو واضح کر دیا ہے
"اور میری وفاداری کو مجبور کر دیا ہے۔

—تو اب آؤ، کچھ دیر ہم بات کریں
—سفیروں کی— اُس پیغام کی جو اُنہیں سونپا گیا
—اُس فرض کی جو اُن پر عائد ہے
اور آخر میں ایک سوال—تو پھر؟

I

سفیر

!مبارک ہیں وہ پیغام لانے والے
سب قوموں نے باہمی اتفاق سے سفیروں کی عزت کرنا روا رکھی ہے۔
!عجب ہے کہ وہی اقوام اور سب لوگ مل کر خُدا کے سفیروں کی توہین پر متفق ہو گئے ہیں

پرانے وقتوں میں خُدا کے کون سے سفیر تھے جو ستائے نہ گئے؟
کیا وہ پتھروں سے مارے نہ گئے؟
کیا اُن کے سر قلم نہ کیے گئے؟

کیا انہیں آرا سے چیر نہ دیا گیا؟
"وہ بھی جن کے بارے میں لکھا گیا کہ "دنیا اُن کے لائق نہ تھی
انہیں بھیڑوں اور بکریوں کی کھالیں پہن کر آوارہ گردی کرنی پڑی۔

—لیکن کچھ ایسے لوگ ضرور رہے جن کے لیے خُدا کے سفیر ہمیشہ خوش آمدید تھے
،وہ جنہیں خُدا نے ازل سے زندگی ابدی کے لیے چُن لیا تھا
جن کی خاطر اُس نے ازل سے صلح کا مؤثر عہد باندھا تھا۔
ایسے لوگوں کی طرف سے سفیروں کو دلی خیرمقدمی ملتی ہے۔

،میں بھی، جو اِس وقت خُدا کا سفیر بن کر منادی کر رہا ہوں
جانتا ہوں کہ میری مجلس میں سے کچھ مجھے کم ہی توجہ دیں گے۔
رحمت کا اعلان انہیں عام سی بات لگے گا۔
"وہ ایڑی بدل کر کہہ دیں گے، "اس میں کچھ خاص نہیں۔

—لیکن یاد رکھو! خُدا کا سفیر تم میں سے اُن کے لیے بہت محبوب ہو گا
،جو اپنی بیگانگی کو تلخی سے محسوس کرتے ہیں
،جن کے دل بربادی کے احساس سے نرمی پا چکے ہیں
جن کے اندر انتخاب کی وہ پوشیدہ تدبیر اب مؤثر ہلانے کے زور سے عمل میں آ چکی ہے۔
،ایسے لوگ اپنی جانوں کو خوشی سے، مگر یقینی طور پر
رحمت کے اُس اعلان کی طرف کھنچتا پائیں گے
اور پکار اٹھیں گے
"اُکیا ہی خوب ہیں پہاڑوں پر اُن کے پاؤں جو صلح کی خوشخبری سناتے، نجات کی منادی کرتے ہیں"

سفیر اُن لوگوں کے لیے ہمیشہ خوش آئند ہوتے ہیں
،جو ایسی جنگ میں مبتلا ہوں جو اُن کی طاقت سے باہر ہو
جب اُن کے وسائل ختم ہو چکے ہوں
اور شکست کا خطرہ سرآمد ہو۔

،اگر کوئی چھوٹی سی ریاست کسی عظیم سلطنت کے خلاف بغاوت کرے
،اور صاف ظاہر ہو کہ اُس کے گاؤں نذر آتش ہوں گے
اُس کے علاقے لوٹے جائیں گے
،اور اُس کی تمام قوت چکناچور ہو جائے گی
تو ایسے میں سفیروں کا خیرمقدم کرنا یقینی ہوتا ہے۔

—اے انسان! تُو نے آسمان کے بادشاہ کو للکارا ہے
،اُسے جس کی قدرت لا محدود ہے
،جو چٹانوں کو گرا دیتا ہے
،جس کی آواز لبنان کے دیوداروں کو توڑ ڈالتی ہے
جس کا ہاتھ سمندر کی گہرائیوں پر اختیار رکھتا ہے۔

وہی ہے جو بادلوں کو رسی سے باندھتا ہے
!اور زمین کو کمر بند کی مانند باندھتا ہے
وہ فرشتے جو قوت میں کامل ہیں، اُس کے مقابل نہ ٹھہر سکے۔
،اُسی نے آسمان کے بلند قلعوں سے شیطان کو گرا دیا
،اُس بڑے مقرب فرشتے کو
!اور اُس بغاوت کرنے والے ستاروں کے لشکر کو نیست کر دیا

تُو اُس کے سامنے کیسے ٹھہرے گا؟
کیا بھوسا آگ سے لڑ سکتا ہے؟
کیا کمہار کے برتن لوہے کی چھڑی سے ٹکر لے سکتے ہیں؟
!تُو کیا ہے، فقط ایک پتنگا، جو اُس کی انگلی سے کچلا جا سکتا ہے

—تیری سانس تیرے نتھنوں میں ہے، اور وہ بھی تیری اپنی نہیں
پھر تُو، اے فانی انسان
کس طرح اُس سے جھگڑا کرے گا
جو اکیلا ہے جو ابدی ہے؟

اُٹو کیا ہے؟ ایک خشک پتا جو ہوا سے بھی جلدی ٹوٹ کر بکھر جائے
تو جس نے آسمان و زمین کو اپنی فرماں برداری میں رکھا ہے
جو موت و دوزخ کی کنجیاں اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے
—اور جس کے ہاتھ میں توفت ہے تیرے خلاف اسلحہ بنانے کو
اُس سے جنگ کی جرأت کرتا ہے؟

اُس کی گرج کو سُن اور تیرا خون جمنے لگے
اُس کی بجلی کی چمک دیکھ اور تجھ پر لرزہ طاری ہو
پھر تُو اُس کی قدرت کے جلال کے سامنے کیسے ٹھہرے گا؟
اُس کے قہر کی دہشت کو کیسے سہے گا؟

مبارک ہے تُو، کہ تیرے کانوں میں صلح کی شرائط کا اعلان کیا گیا ہے۔
—خُدا یہ جنگ بند کرنا چاہتا ہے
وہ نہیں چاہتا کہ تُو اُس کا مخالف ٹھہرے۔
کیا تُو شادمان ہو کر اُس کی پیشکش قبول نہ کرے گا؟

کبھی بھی جنگ ایسی ہلاکت خیز نہ تھی
جیسی وہ جس میں تُو نادانی سے کود پڑا ہے۔

سفیر اُن وقتوں میں ہمیشہ زیادہ عزیز ہوتے ہیں
جب لوگ بادشاہ کی فتح یابی کی قوت کا مزہ چکھنے لگتے ہیں۔

دیکھو، وہ صوبہ پہلے ہی سرنگوں ہو چکا ہے
،کئی شہر تلوار کے حوالے ہو چکے ہیں
اور انہیں تاراج کر دیا گیا ہے۔

اب اُن بیچارے، بدحال باشندوں کے لیے
—صلح کی ہر صورت خوش آئند ہے
وہ اُس فاتح کے قدموں سے کانپتے ہیں
جس کا وزن وہ محسوس کر چکے ہیں۔

یقیناً کچھ ایسے لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں جنہوں نے اپنی ضمیر میں خُدا کی قدرت کا تجربہ کیا ہے۔
،ممکن ہے کہ اُس نے تمہیں رویاؤں سے ڈرایا ہو
اور خوابوں کے ذریعے تمہیں لرزا دیا ہو۔
،اگرچہ وہ فقط انسان کی آواز تھی جو تم نے سنی
،تو بھی شریعت تم پر نہایت بیبتناک ظاہر ہوئی
،اور اب نہ تمہیں اپنی لذتوں میں لطف آتا ہے
نہ خوشیوں میں خوشی۔

خُدا نے تمہاری ہڈیاں توڑنا شروع کی ہیں
مجرمانہ احساس سے۔
،اُس نے تمہیں دکھایا کہ گناہ کس قدر تلخ ہے
،اُس نے تمہیں افسنتین سے متوالا کر دیا
اور بجری کے پتھروں سے تمہارے دانت چبوا دیے۔

وہ تمہیں اُس احمق کی مانند لے آیا ہے
—جس کا ذکر زبور 107 میں ہے
،مصیبت اور مشقت سے پست کر دیا گیا
:اور اب تم دکھ کے مارے پکار رہے ہو
"اے خُدا، مجھ گناہگار پر رحم کر"

ہاں، بے شک
،تم جنہوں نے کبھی اپنی ضمیر پر خُدا کے ہاتھ کا وزن محسوس کیا
رحمت کا پیغام سن کر ضرور خوشی سے جھوم اُٹھو گے۔

سفیر اُس کے لیے بھی ہمیشہ خوش آئند ہوتا ہے
جو جلد اور مکمل ہلاکت کے خوف سے دوچار ہو۔
،اگر تم میں سے کوئی ایسا نہیں
—تو میں یاد کرتا ہوں جب میں خود اس حالت میں تھا
،جب میں ہر روز یہ سوچتا کہ یہ خالص رحمت کا معجزہ ہے کہ میں زندہ ہوں
،اور جب میں صبح آنکھ کھولتا
تو تعجب کرتا کہ میں دوزخ میں آنکھیں نہیں کھول رہا جیسے اُعازر کا مالدار۔

اُس وقت مسیح سے متعلق ہر شے مجھے بیش قیمت معلوم ہوتی تھی
،میری آرزو یہ ہوتی کہ میں کسی بھی ہجوم زدہ کلیسیا میں کھڑا رہوں
،سخت ترین نشست پر بیٹھ جاؤں
،عبادت جتنی طویل ہو، برداشت کر لوں
بس اتنا ہو جائے کہ خُدا کسی طرح میرے جان کی رحمتی کی جھلک دکھا دے۔

،میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی تھیں
،میری جان بیداری سے کمزور تھی
اور میں اُس شخص کے پاؤں چومنے کو تیار تھا
جو مجھے نجات کی راہ بتاتا۔

!مگر افسوس
—ایسا معلوم ہوتا کہ کسی کو میری جان کی پروا نہ تھی
یہاں تک کہ خُدا نے ایک فروتن وسیلہ چُن کر
اپنے اندھیرے میں تُو بے بچے کے لیے روشنی بخشی۔

پس، میں جانتا ہوں
،کہ وہ لوگ جو جہنم کے دہانے پر کھڑے ہیں
جنہیں یہ خوف کھائے جا رہا ہے
کہ ابھی دروازے بند ہو جائیں گے
—اور وہ ابدی ہلاکت میں جھونک دیے جائیں گے
ایسے لوگ یقیناً رحمت کا پیغام سن کر
:فرط مسرت سے نعرہ ماریں گے جیسے ہمارے میتھوڈسٹ بھائی
"ہلولیاہ! جلال! ہلولیاہ! خُداوند کی حمد ہو"
جب وہ سنیں گے کہ خُدا اب بھی اُن کی جان کے لیے صلح کا پیغام بھیج رہا ہے۔

صلح کا پیغام اُس وقت بھی نہایت محبوب ہوتا ہے
جب لوگ جانتے ہوں کہ اُس میں کوئی سخت شرط نہیں۔

جب ایک بادشاہ نے کسی بستی کو یہ پیغام بھیجا
کہ اگر وہ صلح چاہتے ہیں
تو اپنی دائیں آنکھیں نکال دیں
—اور اپنے دائیں ہاتھ کاٹ دیں

تو بلا شبہ
ایسی خبر نے دلوں میں کہرام برپا کر دیا
اور وہ سفیر مقبول نہ ہو سکا۔

لیکن خوشخبری میں کوئی سخت شرط نہیں
درحقیقت
اس میں کوئی شرط ہی نہیں

یہ ایک بے شرط صلح ہے
جو خدا انسان سے کرتا ہے۔
یہ ایسی خوشخبری ہے جو انسان سے کچھ نہیں مانگتی
بلکہ سب کچھ عطا کرتی ہے۔

خدا فرماتا ہے:
"میرے بیل اور موٹے جانور ذبح ہو چکے"
"سب کچھ تیار ہے—اؤ غنائیم میں شریک ہو
انسان کو کچھ تیار کرنے کی ضرورت نہیں
سب کچھ مہیا ہے۔

اگر مجھے کوئی ناپسندیدہ لفظ استعمال کرنا ہی ہو
تو میں کہوں گا کہ یہ شرائط نہایت آسان ہیں
"ایمان لا اور زندہ رہ"

پس، جب کوئی سرکش گناہگار یہ آواز سنے
کہ خدا کی طرف سے آنے والا سفیر
—کوئی سخت تقاضا لے کر نہیں آیا
تو کیا وہ خوشی سے اُس کا استقبال نہ کرے گا؟

اور کیا بادشاہ کی شہرت
اس صلح کی اہمیت کو بڑھا نہ دے گی؟
کیا یہ پیغام اُس کی طرف سے نہیں آتا
جو جھوٹ نہیں بول سکتا؟

یہ کوئی عارضی صلح نہیں
جو تھوڑے عرصے میں ٹوٹ جائے
بلکہ یہ وہ صلح ہے
جو ہمیشہ کے لیے قائم رہتی ہے۔

ہم نہ تو کسی وقتی صلح کی منادی کرتے ہیں
اور نہ ہی جنگ کے وقفہ کی
بلکہ اُس ابدی صلح کی
جو زندگی میں بھی باقی رہتی ہے
—اور موت کے بعد بھی مٹتی نہیں
جو ابد تک جاری رہے گی۔

یہ صلح سب انسانوں کے لیے منادی جاتی ہے
بلا امتیاز۔
"جو کوئی خداوند یسوع پر ایمان لائے، نجات پائے گا"
کوئی مستثنیٰ نہیں
سوائے اُن کے جو خود کو الگ کر لیتے ہیں۔

—ایسا سفیر جو ایسا پیغام لائے
کیا وہ یقیناً خُدا کی طرف سے
ایک خوشی بخش پیغام رساں نہ ہو گا؟

اب ہم پوچھتے ہیں، وہ کیا ہے

II

صلح کا فرمان، جس کی منادی کا کام خُدا نے ہمیں سونپا ہے :

یہ کلام مختصر ہے مگر معنی روشن
یعنی یہ کہ خُدا مسیح میں تھا، اور دنیا کو اپنے ساتھ میل ملاپ میں لا رہا تھا، اور اُن کے گناہوں کو اُن کے ذمہ نہ ٹھہرا رہا۔
"تھا، اور اُس نے ہمارے سپرد صلح کا کلام کر دیا ہے۔

آئیے ہم اِس فرمان کو کھول کر دیکھیں۔
یہ بند مٹھی میں بند خزانہ ہے
مگر اُس کی روشنی ابدی ہے۔

ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے "
خُداوند خُدا قسم کھا کر فرماتا ہے
کہ مجھے اُس کی موت میں خوشی نہیں جو ہلاک ہوتا ہے
بلکہ یہی پسند ہے کہ وہ میری طرف رجوع لائے اور زندہ رہے۔
اُو، اب ہم باہم حجت کریں، خُداوند فرماتا ہے؛"
اگرچہ تمہارے گناہ ارغوان کی مانند ہوں، تو بھی وہ برف کی مانند سفید ہوں گے؛
"اگرچہ وہ قرمزی کی مانند سرخ ہوں، تو بھی وہ اون کی مانند ہو جائیں گے

ہمارا فرمان اِس اعلان سے شروع ہوتا ہے کہ
خُدا محبت ہے۔

وہ ترس و شفقت سے معمور ہے۔
وہ اپنی مخلوق کو واپس لینے کا خواہاں ہے۔
وہ معاف کرنے کا مشتاق ہے
اور اگر اُس کی عدالت کی بلند صفت کے موافق ہو
تو وہ بدترین باغیوں کو بھی قبول کرنے کو تیار ہے
اور انہیں اپنے فرزندوں میں شمار کرتا ہے۔

ہمارا صلح کا فرمان: اُس رحمت کی صورت اور سبب کا بیان

ہمارا یہ فرمان اُس رحمت کے نہ صرف مقصد بلکہ اُس کے طریق کار کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

چونکہ خُدا محبت ہے
اُس نے گناہ گار انسان کو معاف کرنے کی راہ کی ہر رکاوٹ کو دُور کرنے کے لیے
اپنا واحد و لاوَلد بیٹا بخش دیا
تاکہ وہ اُن چُنے ہوئے افراد کی جگہ پر آ کھڑا ہو
اُن کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے
اُن کے دُکھوں کو سہے
اور اُن کی خاطر کفارہ دے۔

ہوں خُدا کی عدالت تسکین پاتی ہے،
اور اُس کی محبت نسلِ آدم کی طرف رواں ہوتی ہے۔

پس ہم اعلان کرتے ہیں کہ خُدا نے مسیح کو بخش دیا
اور اُس نے یہ بات سچ اور قبولیت کے لائق ٹھہرائی
،کہ وہ گنہگاروں کو نجات دینے کے لیے دُنیا میں آیا
حتیٰ کہ اُنہیں بھی جو سب سے بڑے گنہگار ہیں۔

مسیح، خُدا کا بیٹا، انسان بن گیا۔
اُس نے خوشی سے، رضا کارانہ طور پر
،انسانی صورت اختیار کی
،الوہیت کو مٹی کے خول میں چھپایا
،کنواری مریم سے پیدا ہوا
،پاکیزگی سے زندگی بسر کی
اور قربانی کی موت مرا۔

،اس عجب موت کے وسیلہ سے
،یعنی اِس مردِ کامل اور خُدا کے بیٹے
،یسوع مسیح کے فدیہ سے
خُدا نے اپنی قوم کے ساتھ صلح کر لی۔

صلح ہو چکی ہے؛ کیونکہ وہی ہماری صلح ہے۔

خُدا ہر اُس شخص کے ساتھ صلح میں ہے
جس کے لیے یسوع نے جان دی۔
مسیح اُن جُنے ہوئے کے مقام پر کھڑا ہوا۔
مسیح اُن کے گناہوں کی سزا بھگت چکا۔
عدالت ایک گناہ کے لیے دو مرتبہ سزا نہیں دیتی۔
،مسیح چونکہ بدل کے طور پر سزا پا چکا
اب گنہگار اپنی خطاؤں کے لیے سزا کا مستحق نہیں۔
جن کے لیے یسوع مرا، وہ آزاد ہیں۔

اعلان یہ ہے کہ
خُدا صلح کے لیے آمادہ ہے؛ بلکہ وہ صلح کر چکا ہے۔
،یہ اعلان صرف صلح کے امکان کا نہیں
بلکہ یہ اعلان صلح کے مکمل ہونے کا ہے۔
،یہ صلح خُدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے تمہارے لیے کی
،کامل صلح، بغیر کسی شرط کے
نہ ادھوری، بلکہ مکمل۔
،جرمانہ آخری کثیر رقم تک ادا ہو چکا
قربانی آخری قطرہ خون تک گرا دی گئی۔

لیکن اِس پیغام کے مکمل اثر کے لیے یہ بھی جاننا لازم ہے
کیا اِس میں تمہارے اور میرے لیے بھی خوشخبری ہے؟

ہاں، ہمارا پیغام آگے بڑھ کر اعلان کرتا ہے کہ
،جو کوئی دُنیا میں یسوع مسیح کے پاس آتا ہے
اور اُسے نجات دہندہ، فدیہ دہندہ، اور دوست مان کر
،اپنا معاملہ اُس کے سپرد کرتا ہے
،وہ فوراً خُدا کے ساتھ صلح میں آ جاتا ہے

اپنے تمام گناہوں کی کامل معافی پاتا ہے،
اور حضرت اعلیٰ کے محبوبوں میں شمار ہوتا ہے۔

ایسا شخص جان لے گا کہ مسیح اُس کی خاطر مرا
، اُس کا ضامن بنا
اور خُدا کے حضور اُس کے لیے کھڑا ہوا۔

سو وہ اب ملامت سے آزاد
اور نجات میں یقینی ہے۔

یہ اعلان تمام بنی آدم کے لیے ہے۔
، اگرچہ ہر شخص اِس سے برکت نہ پائے گا
تب بھی منادی کرنے والا کسی میں امتیاز نہیں کر سکتا۔
ہمیں حکم ہے کہ ہم یہ بشارت سب کو دیں۔
، روح القدس خود دلوں پر یہ کلام ثبت کرتا ہے
اور ضمیر کو جگاتا ہے۔

ہم خوشی سے شمال یا جنوب، مشرق یا مغرب کا رُخ کریں گے۔
، ہم سرخ قوموں کے شکار گروں کو
، یا اُن اقوام کو جنہوں نے کبھی مسیح کا نام نہ سنا
، یا اُن گوروں کو جو اکثر سُنّتے مگر پرواہ نہیں کرتے
: یہی پیغام سنائیں گے

کہ خُدا نے مسیح کو ہر اُس شخص کے لیے قبول کیا
، جو اُس پر ایمان لائے
، اور جو کوئی مسیح پر بھروسا کرتا ہے
وہ اُسی دم نجات پاتا ہے۔

بلکہ ہم اُنہیں یہ بھی سنائیں گے
کہ گناہگار کے ایمان لانے سے پہلے ہی
، خُدا اُس کے لیے صلح کر چکا تھا
، کیونکہ جو کفارہ یسوع نے دیا، وہ قبول ہو چکا تھا
اور اُس گناہگار اور خُدا کے درمیان صلح پہلے ہی قائم ہو چکی تھی۔

!کیا ہی شاندار پیغام ہے میرے پاس
!کیا ہی بابرکت فرمان ہے جو مجھے سناتا ہے

تمہارے لیے کچھ کرنا لازم نہیں۔
خُدا تم سے کچھ نہیں مانگتا
، نہ اپنی بخشش کے لیے تم سے قدر چاہتا ہے
نہ تمہارے وسیلہ سے اُس کے انعام کی قدر بڑھتی ہے۔

، اگر توبہ ضروری ہے
تو وہی تمہیں عطا کرے گا۔
، اگر نرم دل کی حاجت ہے
تو وہی تمہیں گوشت کا دل بخشے گا۔
، اگر تمہارے سینے میں پتھر کا دل ہے
تو اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُسے نکال پھینکے گا۔

، اگر تمہارا گناہ تمہیں دبائے
تو وہ فرماتا ہے:

،میں اُن پر صاف پانی چھڑکوں گا"
اور وہ اپنی تمام ناپاکیوں سے پاک کیے جائیں گے
"اور اُن کی سب ناپاکیوں سے اُنہیں بچا لوں گا۔

!جان لو اے سب انسانو
کہ یہاں کسی کے لیے استثنا نہیں۔

جیسے چارلس دوم نے انگلینڈ واپسی پر
،چند اشخاص کو معافی سے باہر رکھا
ویسے یہاں کوئی خاص مجرم علیحدہ نہیں کیا گیا۔

کوئی بھی غدار نام لے کر رد نہیں کیا گیا۔
بلکہ مجھے ایک ایسی معافی کا اعلان کرنا ہے
:جو سب پر لاگو ہوتی ہے
،جو کوئی اُس پر ایمان لائے"
،وہ ہلاک نہ ہوگا
"بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔

،مزید یہ کہ میرے فرمان میں کسی گناہ کی کوئی تخصیص نہیں—سوائے روح القدس کی توہین کے گناہ کے
جو خود اپنے ساتھ گواہی اور سزا لے کر آتا ہے۔

،جن سے میں مخاطب ہوں
،اگر اُن کے دلوں میں خُدا کی طرف کچھ بھی کشش پائی جاتی ہے
تو وہ اُس ہلاکت خیز گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔

،قتل، چوری، جعلسازی، بددیانتی
،زناکاری، حرامکاری
—اور لالچ، جو کہ بُت پرستی ہے
،یہ سب کچھ اگرچہ سیاہ اور ہولناک ہے
تو بھی اِن سب کے لیے یہاں معافی موجود ہے۔

،بے شک تم بدبودار نالیوں کو چھان مارو
،یا گندی بستٹیوں میں جھانکو
—یا زمانے کے مکروہ ترین گناہوں کو بے نقاب کرو
،وہ سب کچھ جتنا بھی رسوا کن اور ذلیل ہو
،یہاں صرف معافی کا امکان یا امکان غالب نہیں
بلکہ کامل اور یقینی معافی موجود ہے۔

ایسے شخص کو لے آؤ
،جس نے اپنی زندگی کو سرتاپا گناہ کی سرخی میں ڈبو دیا ہو
،ایسا نہیں کہ وہ ایک گھنٹے کی لغزش ہو
،بلکہ پوری عمر کی عادت ہو
تو بھی خُدا اب بھی معاف کرنے کو قادر ہے۔

یسوع مسیح اُنہیں مکمل نجات دینے کو قادر ہے
جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے حضور آتے ہیں۔

،مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں یہ فرمان سن کر کیسا محسوس ہوتا ہے
لیکن میں تو خوشی اور طمانیت سے لبریز ہوں
کہ مجھے باغیوں کے سامنے ایسا اعلان کرنے کا شرف حاصل ہے۔

اے وہ سامعین جو عام طور پر یہاں موجود نہیں ہوتے، میری صدا سنو
کس عجیب تدبیر سے
یہ بے پروا، بے نیاز، تائب نہ ہونے والی جانیں
عبادت گزاروں کے اس مجمع میں آ گئیں؟

اکثر تم عبادتگاہ کے آستانے کو سیاہ نہیں کرتے۔
تمہیں خود معلوم نہیں کہ کس جذبے نے تمہیں یہاں پہنچایا۔
!کیا کیا گناہوں میں تم لت پت ہو
!کیا کیا ظلم اور ناپاکیوں تک تم جا پہنچے ہو
تم خود حیران ہو کہ خُدا کے لوگوں کے درمیان کیسے بیٹھے ہو۔

،لیکن جب تم یہاں آ گئے ہو
:تو یہ کلام غور سے سنو

،خُداوند فرماتا ہے"
،میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی مانند مٹا دیا
اور تیری بدکرداری کو گہرے ابر کی مانند۔
،میرے پاس لوٹ آ
کیونکہ میں تیرا شوہر ہوں۔
میں نے تجھے فدیہ دینے کو اپنا خون بخشا ہے۔
،اے آدم کے بھٹکے ہوئے فرزند
،لوٹ آ، لوٹ آ
،اور میں تجھ پر رحم کروں گا
"کیونکہ میں خُدا ہوں، انسان نہیں۔

،چونکہ میں نے اپنے فرمان کو کھول دیا ہے
اب میں اُس کی بجا آوری کی سعی کروں گا۔

III

ایک نہایت سنجیدہ فرض

:میرا متن مجھے اِس فریضے کا اختیار بخشتا ہے، کیونکہ یوں لکھا ہے
"گویا خُدا تم سے ہمارے وسیلہ سے منت کرتا ہے، ہم مسیح کی طرف سے تم سے التجا کرتے ہیں کہ خُدا سے میل ملاپ کرو۔"

،پس معلوم ہوا کہ نہ صرف ہمیں اپنا فرمان سنایا جانا ہے
بلکہ تم سے التماس بھی کرنا ہے کہ اُس فرمان کو قبول کرو۔

ہم کیوں التجا کریں؟
کیا یہ اِس لیے نہیں کہ تم خود مختار مخلوق ہو؟
،تم ربوٹ نہیں، بلکہ انسان ہو
ایسے انسان جن کے پاس عقل و شعور ہے۔

،مشین کو تو زور و زبردستی سے چلایا جا سکتا ہے
مگر رُوح القدس انسان کے دل پر
اپنے خُدام کی محبت بھری نصیحتوں اور پُر زور دلیلوں کے وسیلہ سے اثر کرتا ہے۔

ہم اس لیے بھی تم سے التجا کرتے ہیں
،کہ تمہارے دل سخت ہیں
،تم خُدا کی قدرت کو چیلنج کرتے ہو
اور اُس کے فضل کی مزاحمت کرتے ہو۔

اس لیے ہم تم سے التماس کرتے ہیں
کہ تم اپنے ہتھیار رکھ دو۔

ہم اس لیے بھی التماس کرتے ہیں
،کہ تم بے ایمان ہو
اور اس خوشخبری پر ایمان لانے کو تیار نہیں ہو۔

،تم کہتے ہو
یہ تو سچ ہونے کے لیے بہت اچھا ہے "
"کہ خدا ہم جیسے گناہگاروں پر رحم کرے۔

،اسی واسطے
،ہم تمہارے پاس آتے ہیں
،تمہارے قدموں پر جھکتے ہیں
اور التجا کرتے ہیں
کہ اس مبارک پیغام کو ٹھکرا مت دو۔

ہم تم سے اس لیے بھی التجا کرتے ہیں
،کہ تم مغرور ہو
،اور اپنی راستبازی پر قناعت کرتے ہو
،اپنے اعمال کو پکڑے رکھتے ہو
اور اس صلح کو رد کرتے ہو
جو تمہیں بغیر کسی قیمت کے بخشی جا رہی ہے۔

ہم اس لیے بھی منت کرتے ہیں
کہ تم غافل ہو۔

،تم ہمارے کلام پر دھیان نہیں دیتے
،اپنے راستے پر چلے جاتے ہو
اور ہمارے تمام اعلانات کو بھول جاتے ہو۔

—اسی لیے ہم تم پر زور دیتے ہیں
—فورا، مسلسل، عاجزانہ
اور ہم تم سے التجا کرتے ہیں
،جیسے ماں اپنے بچے کی جان کے لیے فریاد کرتی ہے
،جیسے کوئی مجرم قاضی کے سامنے رحم کی بھیک مانگتا ہے
ویسے ہی ہم بھی تم سے منت کرتے ہیں۔

میں جب تم سے اس طرح فریاد کرتا ہوں
تو اپنی کمزوری کو شدت سے محسوس کرتا ہوں۔

اوہ! کبھی کبھار تو میری آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
جب میں تم سے کہتا ہوں
،کہ خدا سے میل ملاپ کرو
لیکن اکثر میری آنکھیں اس چشمہ کی مانند نہیں بہتیں
جیسے کہ میں چاہتا ہوں۔

کاش رچرڈ بیکسٹر جیسے شخص یہاں ہوتا
جو اس کلام کے آخری حصے کو ہم سے بہتر بیان کرتا۔

،شاید ہم ابتدائی حصہ بہتر بیان کر سکیں
لیکن وہ آخری حصہ ہم سے کہیں بہتر سناتا۔

!اوہ! کیسے وہ تمہیں آنے والی حقیقتوں کی ہولناکی سے آگاہ کرتا
،کیسے وہ تیز نظر اور اُبلتے ہوئے الفاظ سے کہتا
"اے لوگو، پھرو، پھرو، کیوں مرو گے؟"

،مرتے وقت، جب زندگی کی سانسیں کمزور ہو جائیں گی
،جب آخری سانس لبوں پر ہو گی
اُس وقت نجات دہندہ کی حاجت تمہیں شدت سے محسوس ہو گی۔

قیامت کے دن، اگر تم اُس کی شبیہ میں نہ جاگو
تو تمہارا انجام ہمیشہ کی شرمندگی اور رسوائی ہو گا۔

،عدل کے تخت کے سامنے
،جہاں تمہارے اعمال بے نقاب ہوں گے
جہاں تم سے تمہارے جسمانی اعمال کا حساب لیا جائے گا؛

اُس ہولناک فیصلے سے
جو اُن سب کو ابدی جہنم میں جھونک دے گا
جو توبہ نہ کریں؛

،اُس جنت کے باعث جو تم کھو دو گے
اور اُس جہنم کے سبب جس میں گر پڑو گے؛

اُس ابدیت کے باعث
جس کے سال کبھی ختم نہ ہوں گے؛

اُس آنے والے غضب کے باعث
جس کا شعلہ کبھی بجھے گا نہیں؛

،تمہاری رُوحوں کی لافانیّت کے سبب
،اُن خطروں کے سبب جن میں تم آج گرفتار ہو
،اُن وعدوں کے سبب جنہیں تم رد کرتے ہو
،اُن گستاخیوں کے سبب جنہیں تم روز بڑھاتے ہو
—اُن سزاؤں کے سبب جو تم جمع کرتے ہو
ہم تم سے التجا کرتے ہیں کہ خُدا سے میل ملاپ کرو۔

یسوع کے پاس دوڑو۔
اُس کے نام کو پکارو۔
،اُس پر، اُس کے کلام پر، اُس کے کام پر
—اُس کی نیکی اور فضل پر بھروسا کرو
یہی صلح کا راستہ ہے۔

،گھٹتے ٹیکو
اور بیٹے کو بوسہ دو۔

،ہم تم سے منت کرتے ہیں
ہم تمہیں خُدا سے صلح کرنے کو کہتے ہیں۔

،اب خُدا کو پہچانو
اور اُس کے ساتھ سلامتی میں آ جاؤ۔

میرا متن اِس وقت میرے دل پر بوجھ کی مانند لٹک رہا ہے؛
،یہ اپنی عظمت میں خوفناک ہے
اور خُدا کی محبت سے معمور۔

مجھے یہ الفاظ پھر دہرانے دو
،گویا خُدا تم سے ہمارے وسیلہ سے منت کرتا ہے"
،ہم مسیح کی طرف سے تم سے التجا کرتے ہیں
"کہ خُدا سے میل ملاپ کرو۔

جب اُس کے سفیر بولتے ہیں
تو گویا خُدا خود بولتا ہے۔

کیا میں اُس خیالی وسعت تک پہنچ پایا ہوں
جہاں خُدا خود تم سے منت کرتا ہے
کہ تم اُس سے صلح کر لو؟

یہ تو وہی باپ ہے
جو اپنے گمراہ بیٹے سے خود فریاد کرتا ہے۔

کیا تُو اُس باپ کا تصور کر سکتا ہے جو تمثیل میں اپنے بیٹے کے پیچھے گیا، اور اُسے خنزیر چرنے کی حالت میں، چیتھڑوں
میں ملبوس پایا؟

کیا تُو یہ بھی تصور کر سکتا ہے کہ وہ باپ یوں کہے:
"اے میرے بیٹے، میرے عزیز فرزند، واپس آ! واپس آ اور میں تجھے تیرے سب گناہ معاف کروں گا"
،کیا تُو اُس بیٹے کو یہ کہتے سُنتا ہے
دور ہو جا، میں یہ سب سننا نہیں چاہتا"
:حتیٰ کہ اُس کا باپ اُسے یوں پکارتا ہے
اے میرے پیارے بیٹے، تو کیوں خنزیروں کی صحبت کو اپنے باپ کے گھر پر ترجیح دیتا ہے؟"
تو کیوں چیتھڑوں میں گھومتا ہے، حالانکہ تجھے عمدہ پوشاک مل سکتی ہے؟
،تو کیوں ایک دُور دیس میں بھوکا مرتا ہے
،جبکہ میرے گھر میں تیرے لیے عیش و عشرت تیار ہے
"اگر تُو واپس آ جائے؟

،اگر وہ بیٹا باپ کے چہرے پر غصے سے کچھ سخت کلمات کہے
،اور اعلان کرے کہ وہ کبھی واپس نہ آئے گا
تو کیا میں اُس بزرگ، محبت سے بھرے شخص کو نہ دیکھوں گا
جو اُس بیٹے کی گردن میں بانہیں ڈال کر اُسے چومتا ہے
—اُسی ناپاکی میں، جیسے وہ ہے—

کیونکہ

"اُس نے ہم سے بڑی محبت کی، جب ہم گناہوں اور خطاؤں میں مردہ تھے"

،اور وہ اُس گستاخ بیٹے سے
،جو اُس کی محبت کی ناقدری کرتا ہے

یوں کہتا ہے:

!اے میرے عزیز فرزند، تُو واپس آ"

،مجھے تیری ضرورت ہے

میں تیرے بغیر نہیں رہ سکتا۔

،تُو میرے پاس آ

"!تُو لوٹ آ

ایسے ہی انداز میں ہمیں لوگوں سے دُعا ئیہ انداز میں فریاد کرنی چاہیے۔
آہ! مگر میں ویسے فریاد نہیں کر سکتا جیسے چاہتا ہوں۔

گویا خُدا خود
جو تیرا خالق ہے
اور جسے تُو نے رنجیدہ کیا ہے
آج تُو سے یوں کہتا ہے جیسے اُس نے عدن کے باغ میں آدم سے کہا تھا
،اے میرے فرزند، میری طرف لوٹ آ"
"کیونکہ میں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی ہے

،ایسے ہی
گویا خُدا خود بول رہا ہو
میں تجھ سے
،اے سب سے بڑے گناہگار
تجھ سے منت کرتا ہوں کہ خُدا کی طرف لوٹ آ۔

،تم جانتے ہو، اے عزیزو
کہ عظیم خُدا نے ایک اور سفیر بھیجا
اور وہ سفیر تھا مسیح۔

،اب رسول کہتا ہے کہ ہم، یعنی خادمین
مسیح کی طرف سے، اُس کی جگہ، سفیر ہیں۔

،مسیح اب زمین پر سفیر نہیں
،وہ آسمان پر جا چکا ہے
—ہم اُس کی جگہ پر انسانوں سے مخاطب ہیں
،صلح کرانے کے لیے نہیں
بلکہ صلح کا اعلان کرنے کے لیے۔

کیا؟
کیا میں مسیح کی طرف سے کلام کر رہا ہوں؟
لیکن میں کیسے اُس منظر کا تصور کروں
جہاں میرا خُداوند یسوع یہاں کھڑا ہو؟
آہ، میری سوچ اِس باریکی کو چھو نہیں سکتی۔

کاش میرے دل میں وہ ہمدردی ہوتی
کہ میں اُس کے الفاظ کو
اُسی کے انداز میں دہرا سکتا۔

مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے
جیسے وہ ہجوم کو یروشلم کی طرح دیکھ رہا ہو؛
وہ اپنے سر کو ادھر ادھر گھما کر
،ان گیلریوں اور راہداریوں کو دیکھتا ہے
اور بالآخر اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں
:اور وہ کہتا ہے
میں نے باربا چاہا کہ تیرے بچوں کو جمع کروں"
،جیسے مرغی اپنے بچوں کو پروں کے نیچے جمع کرتی ہے
"مگر تُو نہ چاہا

وہ آنسوؤں سے رُک جاتا ہے
 پھر پکار کر کہتا ہے
 "میرے پاس آؤ"
 اے سب محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو
 اور میں تمہیں آرام دوں گا؛
 میرا جوا اپنے اوپر لے لو، اور مجھ سے سیکھو
 کیونکہ میں حلیم اور فروتن دل ہوں
 اور تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔
 میں شکستہ نئے کو نہ توڑوں گا
 "اور نہ بجھتے سسکتے بتی کو گل کروں گا"

پھر مجھے یوں دکھائی دیتا ہے
 کہ وہ دوبارہ تمہاری طرف دیکھتا ہے
 اور جب وہ کچھ سخت دلوں کو دیکھتا ہے
 جو پگھلانے کو تیار نہیں
 تو وہ اپنی چادر ہٹا کر کہتا ہے
 "دیکھو یہاں"

کیا تم اُس کے پہلو کے زخم کو دیکھتے ہو؟
 وہ اپنے ہاتھوں کو بلند کرتا ہے
 اور کیلوں کے نشان دکھاتا ہے
 اپنے پاؤں کی چھید دکھا کر کہتا ہے
 "ان زخموں کی خاطر" **
 جو میں نے تمہارے لیے سہے
 اے میری قوم، میری طرف لوٹ آؤ
 "آؤ، میرے قدموں پر جھک جاؤ
 اور اُس صلح کو قبول کرو
 جو میں نے تمہارے لیے حاصل کی ہے۔
 اوہ، بے ایمان نہ بنو
 بلکہ ایمان لاؤ
 شک نہ کرو
 اِخدا صلح کر چکا ہے
 خوف نہ کرو
 اِصلح قائم ہو چکی ہے
 اب شریعت کے اعمال میں مشقت نہ کرو
 اپنے اعمال کو تھامے نہ رہو
 اپنے جذبات کو مشورہ نہ دو
 "سب کچھ تمام ہوا"

جب میں نے صلیب پر اپنا سر جھکایا
 تو سب کچھ تمہارے لیے مکمل کر دیا۔

انجات کو قبول کرو
 ابھی قبول کرو
 "میرے پاس آؤ
 جیسے بھی ہو، آؤ"

آہ

یہ تو میرے خُداوند اور مالک کا فقط ایک کمزور سا عکس ہے۔

کاش میں وادی کے گارے میں سونے والوں کے ساتھ ہوتا
قبر میں آرام کرتا
بنسبت اس کے کہ میں اتنا کمزور سفیر ہوتا۔

پر خداوند
تُو نے اپنے خادم کو کیوں چُنا؟
اور تُو اب بھی ان لوگوں کو کیوں میری آواز سناتا ہے
اگر تُو مجھے زیادہ قدرت سے قوت نہ دے
کہ میں لوگوں سے اثر انگیز طور پر مناجات کر سکوں؟

—اب میرے پاس الفاظ نہیں رہے
!اوہ، کاش یہ آنسو تم سے بات کریں
میرا دل گواہی دیتا ہے
کہ اگر میری جان تمہاری نجات کے کام آتی
تو میں اُسے خوشی سے قربان کر دیتا۔

میں تو شہادت کی موت مرنے کو بھی تیار ہوں
اگر اس سے تمہیں قائل کر سکوں
کہ تم مسیح کے پاس زندگی کے لیے آ جاؤ۔

لیکن، اے گناہگارو
اگر مسیح کی مناجات تم پر اثر نہیں ڈالتی
تو میری کوئی فریاد تمہیں نہ بدل سکے گی۔

تم میں سے ہر ایک کے لیے
نجات کا ایک واضح اعلان ہے

جو کوئی تم میں سے ایمان لائے
کہ مسیح مرا
اور وہ تمہیں بچانے کی قدرت رکھتا ہے
—اور اپنی جان اس کے کام پر سپرد کرے
!وہ نجات پائے گا

تو پھر تُو اُسے کیوں رد کرتا ہے؟
وہ تجھے نقصان نہ دے گا
تجھے ضرر نہ پہنچائے گا۔

اس اُمید کو تھام لے
!کیونکہ تیرا وقت کم ہے
موت جلدی آتی ہے
!ابدیت نزدیک ہے

اسے تھام لے
کیونکہ دوزخ دہکتی ہے
!اس کی آگ ہولناک ہے

اسے تھام لے
کیونکہ آسمان روشن ہے
!اور فرشتوں کی سُرلیاں بے نظیر ہیں

!اس اُمید کو تھام لے
،یہ تیرے دل کو زمین پر خوش کر دے گی
،یہ تیرے خوف دور کرے گی
!اور تیرے غم مٹا دے گی

!اسے تھام لے
،یہ تجھے یردن کی موجوں سے گزارے گی
اور کنعان کے ساحل پر سلامت اُتارے گی۔

،اے گناہگار
،باپ کی محبت
،یسوع کے خون
،رُوح القدس کی شفقت کے وسیلہ سے
—میں تجھ سے منت کرتا ہوں
!ایمان لا، اور جیتا رہ

،صلیب کے وسیلہ
،پانچ زخموں کے وسیلہ
،بیتاب درد اور خونی پسینے کے وسیلہ
—قیامت اور صعود کے وسیلہ
،اے گناہگار
!ایمان لا، اور زندہ رہ

پر اُس دلیل کے وسیلہ سے
،جو تیرے دل کو چھو سکتی ہے
ہر اُس ترغیب کے وسیلہ
،جو تیرے شعور کو مائل کر سکتی ہے
ہر اُس جوش کے وسیلہ
—جو تیری طبیعت کو جھنجھوڑ سکتی ہے

خُدا کے نام پر **
،جس نے مجھے بھیجا
قادر مطلق کے نام پر
،جس نے تجھے خلق کیا
ابدی بیٹے کے وسیلہ سے
،جس نے تجھے فدبہ دیا
،اور رُوح القدس کے انعام کے وسیلہ سے
،اے گناہگار
—میں تجھ پر حکم کرتا ہوں
کہ تُو خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے میل ملاپ کر لے

جب ہم اس سوال کا جواب دے چکیں گے، تو ہمارا کام تمام ہو جائے گا۔ پس کیا ہو گا؟ کیا تم میں سے کچھ ایسے نہیں جن کے ساتھ اسی ساعت میں صلح ہو گئی ہے؟ میں واپس جا کر اپنے آقا کو یہ خبر دوں گا۔ تب تمہارے اور اُس کے درمیان نئی توثیقیں ہوں گی۔ فرشتے اس کی خبر پائیں گے، اور وہ اپنی سیٹاروں کو پھر سے بجائیں گے اُن نغموں سے جو اس سے پیشتر انہوں نے نہ سنے تھے۔

اور بھی ہیں تم میں سے جو صلح نہ کریں گے۔ مجھے تمہارا جواب درکار ہے۔ کیا تم ہچکچاتے ہو؟ کیا تم توقف کرتے ہو؟ کیا تم انکار کرتے ہو؟ تم میں سے کچھ کو دوبارہ کبھی انتباہ نہ ملے گا! تمہارے لیے اب کوئی آنکھ اشکِ ترحم نہ بہائے گی، کوئی محبت بھرا دل تمہیں پھر کبھی مسیح کے پاس آنے کو نہ کہے گا۔ اب مجھے تمہارا جواب چاہیے۔ ہاں یا نہ؟ کیا تو ہلاک ہونا چاہتا ہے یا نہیں؟ کیا تو نجات پانا چاہتا ہے یا نہیں؟ میں تجھ سے یہ نہ سنوں گا کہ، "جب میرے لیے موقع مناسب ہو گا تو میں تجھے بلا بھیجوں گا۔" اے گناہگار، اس سے زیادہ مناسب وقت کیا ہو سکتا ہے؟ یہ جگہ موزوں ہے، یہ خدا کا گھر ہے۔ یہ وقت موزوں ہے، یہ خداوند کا دن ہے۔

اب، اے گناہگار، کیا تو صلح کرے گا، بحال ہو گا، معاف کیا جائے گا؟ یسوع نے فرمایا تھا، "کیا تو اچھا ہونا چاہتا ہے؟" اور میں بھی تجھ سے وہی کہتا ہوں، "کیا تو اچھا ہونا چاہتا ہے؟" کیا تو کہتا ہے، "نہیں؟" کیا مجھے یہی جواب لینا ہو گا؟ سن لے، اے گناہگار، مجھے اپنے آقا کو بتانا ہو گا۔ جب میں آج شب بادشاہ کی خلوت گاہ میں جاؤں گا، مجھے اُسے تیرا جواب سنانا ہو گا کہ تو نہ مانا۔ پس پھر ایک سفیر کے لیے کیا باقی رہ جاتا ہے جب وہ بادشاہ کے نام سے اپنا پیغام سنا چکا ہو؟

اگر تو رجوع نہ کرے گا، تو ہم اپنے پاؤں کی خاک تجھ پر جھاڑ دیں گے۔ میں بری ہوں، میں بری ہوں، تم سب کے خون سے، میں بری ہوں۔ اگر تم ہلاک ہو، جب کہ تمہیں خبردار کیا گیا، تو تم برباد ہو گے اپنی خواہش سے۔ غضب تم پر آئے گا، اُس پر نہیں جو اپنی تمام تر طاقت سے اپنے آقا کا پیغام تمہیں سنا چکا۔ پھر بھی، میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اُسے قبول کرو۔ کیا اب بھی تم کہتے ہو "نہیں؟" تو پھر سفید جھنڈا اتار لیا جائے گا۔ وہ کافی دیر تک لہراتا رہا ہے۔ کیا میں اُسے اتار دوں، اور اب سرخ جھنڈا بلند کروں؟ کیا میں تم پر لعنت و عتاب نازل کروں، کیونکہ تم نے خوشامد نہ سنی؟

،اگر تمہارے کان اُس کے فضل کی زبان کو سننے سے انکار کریں"
اور دل سخت ہو جائیں اُس ضدی قوم کی مانند
،جو کہ بے ایمان یہودی تھی
،تو خداوند، جو غضب سے معمور ہو گا
:اپنا ہاتھ اٹھا کر قسم کھائے گا
،تم جنہوں نے میرے وعدہ کیے آرام کو حقیر جانا"
"تمہارا اُس میں کچھ بھی حصہ نہ ہو گا۔

،مگر نہیں! میں وہ سفید جھنڈا نیچے نہیں اتار سکتا! میرا دل مجھے اجازت نہیں دیتا
،وہ اب بھی وہاں لہراتا رہے گا
وہ فضل کے دن کی نشانی اور علامت کے طور پر بلند رہے گا۔
رحمت اب بھی تمہارے لیے پیش کی جاتی ہے۔
—لیکن ایک آنے والا ہے
—میں اُس کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں
جو اُس سفید جھنڈے کو اکھاڑ پھینکے گا۔
یہ رویا میرے دیدہ و دل کو چمٹ گئی ہے۔
،وہ ہولناک، بے رحم ڈھانچہ، جسے لوگ موت کہتے ہیں
،وہ اُس سفید جھنڈے کو اُس کے مقام سے چیر دے گا
،اور پھر خون کا سرخ جھنڈا بلند ہو گا
جس پر قہر کے بجلیوں کا سیاہ نشان ہو گا۔

پھر کہاں ہو گے تم، اے گناہگارو؟
پھر تم کہاں ہو گے؟
تم اُس خیال سے کانپ اٹھتے ہو۔
وہ اپنا ہاتھ تم پر رکھتا ہے۔
کوئی راہ فرار باقی نہ رہے گی۔
!اوہ! پھرو، پھرو، پھرو

اُو اور خوش آمدید، اے گناہگار، اب اُو، جبکہ تم خوش آمدید ہو۔

یہ محبت ہے جو تمہیں بلاتی ہے۔
 یسوع سارا دن اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھائے رکھتا ہے۔
 وہ اُس نافرمان اور مُخالفت کرنے والی نسل کی طرف ہاتھ بڑھائے کھڑا رہا۔
 "یہ نہ کہو،" میں اس پر غور کروں گا
 بلکہ اُس محبت کے آگے جھک جاؤ
 جو تمہیں آدمی کے بندھنوں سے جکڑنا چاہتی ہے۔
 کوئی قرارداد نہ کرو
 بلکہ اپنے تئیں اُس نیک اقرار کے سپرد کر دو۔

اب، ہاں اب بھی
 فرمانروایانہ فضل تمہیں مجبور کرے
 اور ناقابلِ مزاحمت محبت تمہیں کھینچ لائے۔
 خُدا کرے تم دل سے ایمان لاؤ
 اور فوراً اپنے ایمان کا اقرار کرو۔
 جس طرح تم موت کی نیند سونے سے پہلے تمنا رکھتے ہو
 اُسی طرح آج رات اپنی آنکھیں بند کرنے سے قبل
 خُدا کے ساتھ صلح میں ہو جاؤ۔
 میں خُدا سے دعا کرتا ہوں
 جس طرح میں تم سے التجا کرتا ہوں
 کہ یہ امر وقوع پذیر ہو
 اُس کے بیٹے، یسوع مسیح کے وسیلہ سے۔ آمین۔

تشریح از سی ایچ اسپرجن
 لوقا 18:31-43

لوقا باب 18، آیات 31-34۔ پھر اُس نے بارہ کو اپنے ساتھ لیا، اور اُن سے کہا، دیکھو، ہم یروشلم کو جا رہے ہیں، اور وہ سب کچھ جو نبیوں کی طرف سے انسان کے بیٹے کے بارے میں لکھا گیا ہے پورا ہو گا۔ کیونکہ اُسے غیریہوں کے حوالے کیا جائے گا، اور وہ اُس پر ہنسی اُڑائیں گے، اور اُس سے بُرا سلوک کریں گے، اور اُس پر تھوکیں گے: اور وہ اُسے کوڑے ماریں گے، اور اُسے قتل کر دیں گے: اور تیسرے دن وہ زندہ ہو کر پھر اُٹھ کھڑا ہو گا۔ اور وہ ان باتوں کو نہ سمجھے، اور یہ کہی ہوئی بات اُن سے چھپائی گئی تھی، اور وہ نہیں جانتے تھے جو کچھ کہا گیا تھا۔

یہ تصور کرنا مشکل ہو گا کہ ہمارے خداوند نے اور زیادہ صاف الفاظ میں بات کی ہو۔ اُس نے اپنی تکلیفوں کو تفصیل سے بتایا — جو کچھ ہونے والا تھا اُسے بالکل واضح طور پر بیان کیا۔ لیکن اُن کے خیالات اُس سمت میں نہیں جا رہے تھے، اور جب آپ کسی بات کی توقع نہیں کر رہے ہوتے، تو اس کا صاف اور واضح طور پر بتایا جانا کم ہی فائدہ مند ہوتا ہے۔ آپ کچھ اور سوچ رہے ہوتے ہیں، اور اس لیے آپ اُس بات کا مطلب فوراً نہیں سمجھ پاتے۔

آپ جانتے ہیں کہ جب آپ کسی بات کی توقع کر رہے ہوں تو آپ اُسے بہت دور سے بھی سن سکتے ہیں، یا خیال کرتے ہیں کہ آپ اُسے سن رہے ہیں، محض اُس شخص کے ہونٹوں کی حرکت سے۔ لیکن اگر وہ شخص وہ بات کہے جو آپ کی توقع کے برخلاف ہو، تو آپ اُسے اتنی جلدی نہیں سن پاتے۔ اور ہمارے خداوند کے یہ شاگرد اُسے بادشاہ بننے کی توقع کر رہے تھے، اور وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ وہ جو تاج اُسے ملنے والا تھا وہ کانٹوں کا تاج ہو گا، اور جو عزت اُس کے لیے دی جائے گی وہ اُسے کوڑے مارنا اور اُسی پر تھوکانا ہو گی۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکے۔

اور کیا تمہیں نہیں لگتا کہ ہمارے خیالات کبھی اتنے مخالف خدا کی سچی باتوں کے ہوتے ہیں کہ ہم بائبل کی بعض باتوں کو نہیں سمجھ پاتے جو کہ ہمارے لیے صرف اس لیے مشکل ہیں کیونکہ ہمارے خیالات ابھی تک اُس سمت میں نہیں جا رہے؟ اور جب ایک دن ہم اس دنیا کی گندگی سے زیادہ مکمل طور پر صاف ہو جائیں گے، تو بہت ساری پہیلیاں ہمارے لیے اتنی واضح ہو جائیں گی۔

35-39

- اور جب وہ یریحو کے نزدیک پہنچا، تو ایک نابینا آدمی راستے کے کنارے بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا، اور جب اُس نے لوگوں کے گزرنے کی آواز سنی، تو اُس نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے اُسے بتایا کہ ناصرت کا یسوع گزر رہا ہے۔ اور

اُس نے پکارا، کہ یسوع، داود کا بیٹا، مجھ پر رحم کر! اور جو اُس سے آگے جا رہے تھے، انہوں نے اُسے ڈانٹا کہ خاموش ہو جائے، مگر اُس نے اور زیادہ پکارا، کہ داود کا بیٹا، مجھ پر رحم کر

صرف یہ سوچو کہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب نتائج سامنے آئیں تو وہ کبھی بھی رکاوٹ کے طور پر سمجھے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ وزارت کا نتیجہ نہیں ہے یسوع کے گزرنے کا نتیجہ نہیں ہے کہ لوگ پکار اٹھتے ہیں، "تو داود کا بیٹا ہے، مجھ پر رحم کر!" اور پھر بھی، جب خوشخبری سامنے ہو، تو وہ اُسے رکاوٹ کی طرح ایک طرف رکھتے ہیں، گویا کہ یہ نجات دہندہ کے راستے میں مانع ہو۔ "اُسے بونے دو۔" لیکن، جناب، یہ اُسے روک نہیں سکتا کہ وہ تھوڑا سا کاٹ لے، کیونکہ ظاہر ہے کہ "یہاں اچھا بیج بونا گیا ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ آدمی پکار رہا ہے،" تو داود کا بیٹا ہے، مجھ پر رحم کر

ہم اپنی موعظات کو اس طرح متوقف نہیں کرتے، لیکن کتنی بڑی رحمت ہو گی جب ایسا ہو! اور مجھے گمان ہے کہ کسی بہتر وقت میں جب خدا کا روح زیادہ طاقت سے کلمہ کو برکت دے گا، ہمیں اپنی موعظات کو ہر چند لمحے بعد روک کر فکرمند جانوں سے نمٹنا پڑے گا، یا انہیں ایک طرف لے جا کر اُن لوگوں سے بات کرنی ہوگی جو آسمانی سرجری میں ماہر ہیں تاکہ وہ ان کے زخموں کو باندھ سکیں۔ وہ پکاریں گے، "حضرات، ہمیں کیا کرنا چاہیے تاکہ بچا لیا جائیں؟ یسوع، داود کا بیٹا، مجھ پر رحم کر!"

40-41

- اور یسوع رکا، اور حکم دیا کہ اُسے اُس کے پاس لایا جائے، اور جب وہ نزدیک آیا، تو اُس سے پوچھا، "تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کروں؟"

اگر مسیح یہاں ہر غیر مؤمن شخص کے قریب آ کر یہ کہے، "تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کروں؟" کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا چاہتے ہو؟ نہیں۔ بدقسمتی سے یہ ہے کہ انسانیت کی اکثریت نہیں جانتی کہ وہ کون سی رحمت مانگے، حتیٰ کہ اگر وہ یقین رکھتے ہوں کہ صرف مانگنا کافی ہے۔ لیکن، عزیز دوست، تمہیں گناہ کی طاقت سے نجات چاہیے۔ تمہیں ایک نیا دل اور ایک راست روح چاہیے۔ تمہیں وہ گناہ چھوڑنے ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو، اور ان خوبیوں کی پیروی کرنی ہے جنہیں تم ابھی ناپسند کرتے ہو۔ خدا تمہیں یہ سمجھنے کی توفیق دے کہ تمہیں یہ چاہیے۔ لیکن یہ نابینا آدمی جانتا تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

41-43

اور اُس نے کہا، "اے رب، کہ میں اپنی آنکھوں کی بینائی حاصل کروں۔" اور یسوع نے اُسے کہا، "اپنی بینائی حاصل

کر، تیرا ایمان تجھے بچا لے آیا۔" اور فوراً اُس نے اپنی بینائی حاصل کی، اور اُس کے پیچھے چل پڑا، اور خدا کی حمد کرنے لگا؛ اور جب سب لوگوں نے یہ دیکھا، تو انہوں نے خدا کی تعریف کی۔